سوال

(202)خواتین کی عیدگاہ حاضری

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا خواتین کو بھی عیدگاہ جانے کا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عہد نبوی میں خواتین عید کےلیے عیدگاہ حاضر ہوتی تھیں۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن کھڑے ہوئے، پہلے نماز پڑھائی، پھر خطبہ دیا۔ خطبہ سے فارغ ہوکر اس جگہ سے چلے۔ بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ٹیک لگا کر عورتوں کے پاس تشریف لائے، انہیں نصیحت کی۔ بلال رضی اللہ عنہ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے، خواتین اس میں صدقہ وخیرات (انگوٹھیاں، چھلے، بالیاں، ہار وغیرہ) ڈالنے لگیں۔

(بخاری، العیدین، موعظة الامام النساء یوم العید، ح: 978)

ایک خاتون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر ہم میں سے کسی عورت کے پاس چادر نہ ہو تو وہ اگر عید کےلیے نہ نکلے تو کچھ قباحت تو نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لتلبسها صاحبتها من جلبابها فليشهدن الخير ودعوة المسلمين) (بخاري، العيدين، اذالم يكن لها جلباب فى العيد، ح: 980)

''اس کی سہیلی اپنی (اضافی) چادر اسے پہنا دے، عورتوں کو لازم ہے کہ خیر (ثواب) کے کام اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں۔''

اس حدیث سے عورتوں کو عید کی نماز کےلیے نکلنے کی تاکید معلوم ہوتی ہے۔

دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ جب عورتیں باہر جائیں تو پردہ کرکے جائیں۔

تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ (پردے کا حکم آجانے کے بعد) عہد نبوی میں اس بات کا تصور نہیں تھا کہ مسلمان عورت چادر کے بغیر گھر سے باہر نکل سکتی ہے، تبھی تو خواتین نے اپنا عذر پیش کیا تھا کہ اگر کسی عورت کے پاس چادر نہ ہو تو وہ کیونکر عید کےلیے جائے؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اپنی سہیلی سے لے لے۔

عورتوں کو عید میں شرکت کی اس قدر تاکید کی گئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مستورات کو بھی عید کے لیے نکلنے کا حکم دیا جنہوں نے اپنے نسوانی عذر کی وجہ سے عید کی نماز نہیں پڑھنا ہوتی۔ ام عطیہ فرماتی ہیں :

''ہمیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا کہ ہم (عید کے دن) نکلیں، پھر ہم حیض والیوں، جوانوں اور پردے والیوں سب کو نکالتے۔ ابن عون نے کہا: یا یوں فرمایا: جوان، پردے والیوں کو مگر ایام ماہواری والی عورتیں صرف مسلمانوں کے گروہ اور دعا میں شریک ہوں اور نماز کی جگہ سے الگ رہیں۔'' (بخاري، العيدين، اعتزال الحيض المصلى، ح: 981)

اس حدیث سے مسلمانوں کے عید کے اجتماع کی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

رمضان المبارک اور روزہ، صفحہ: 470

محدث فتویٰ